عبدالعلیم خان کا جرم کیا ہے؟

تحریر: سہیل احمد لون

انسانوں کو جمع اور مال تقسیم کرنا ہی اسلام کا بنیادی فریضہ ہے لیکن مادیت پرستی کے اس دور میں لوگوں نے مال جمع اور انسانوں کو تقسیم کر کے زمین کا سارا نظام خراب کر دیا۔اس کے باوجود آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو لوگوں میں مال تقسیم کر کے انسانوں کو جمع کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔یعنی وہ بنی نوع وانسان کی فلاح و بہبود پر اپنا مال خرچ کر کر خوشی محسوس کرتے ہیں اور اللہ حسب وعدہ انکے مال و دولت میں ستر گنا اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔علیم خان بھی اللہ کے ان خوش نصیبوں بندوں میں شامل ہے جن کو اللہ رب العزت نے مال کے ساتھ ساتھ دل بھی کھلا دیا ہے۔اس وقت میرا لاہور جہاں آرسینک ملا زہریلا پانی پی کر انسان روزانہ نت نئی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں عبدالعلیم خان نے تقریباً ساٹھ واٹر فلٹر پلانٹ لگوا کر اُن لوگوں کو بھی اس کارِ خیر کی دعوت دی ہے جن کے پاس علیم خان سے زیادہ روپیہ ہے لیکن وہ اپنا علاج تو پاکستان سے باہر کروانے کیلئے جیل سے باہر آنا چاہتے ہیں لیکن اپنے اُن ہم وطنوں پر آج بھی کچھ خرچ کرنے کیلئے تیار نہیں جن پر وہ دہائیوں تک مطلق العنان حکمران بن کر بیٹھے رہے۔وہ آج بھی پاکستان کے بجائے ملکہ کے دیس کو فوقیت دیتے ہیں اور ہر حال میں جرم ثابت ہونے کے باوجود جیل میں نہیں رہنا چاہتے لیکن دوسری طرف علیم خان ہے جس کے خلاف نیب اشتہارات دے دے کر تنگ آ چکی لیکن کوئی گواہ یا ثبوت اُس کی کرپشن کے حوالے سے سامنے نہیں آیا لیکن نیب بضد ہے کہ لاہور کا یہ حاتم طائی ہر صورت میں جیل رہنا چاہیے اس کی شاید واحد وجہ عمران خان کے وسیم اکرم کی وہ مشکلات ہیں جو اُسے عبدالعلیم خان جیسے قد آور سیاستدان کی موجودگی میں برداشت کرنا پڑ رہی ہیں۔علیم خان نے کئی ایسے رفاعی ادارے کھول رکھے ہیں جن کا مقصد عام انسانوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔علیم خان کا لاہور میں پراپرٹی ٹائی کون بننے کا سفر تقریباً تین دہائیوں پر محیط ہے اور اس سفر کے دوران پنجاب پر پیپلز پارٹی اور نواز لیگ دونوں حکمران رہیں لیکن عبدالعلیم خان کے خلاف تمام مقدمات سردار ایاز کے مدمقابلے الیکشن لڑنے کے بعد درج کیے گئے حالانکہ انہیں اُس وقت کسی بھی سرکاری عہدے سے فارغ ہوئے دس سال بیت چکے تھے۔اُس کا جرم عمران خان سے محبت اور ایک نئے پاکستان کا خواب تھا جو اُس نے دیکھا اور پھر پاکستان بھر میں اُس نے تحریک انصاف کے جلسوں کو اتنا رنگا رنگ بنا دیا کہ پاکستانی سیاست کا مزاج ہی تبدیل ہو کر رہ گیا۔2002ء کے انتخابات میں انہوں نے ق لیگ کی ٹکٹ پر لاہور سے صوبائی سیٹ جیت کر وزیر انفارمیشن اور ٹیکنالوجی سے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔تحریک انصاف کے لاہور میں اکتوبر 2011ء کے جلسے کے بعد بڑے بڑے ناموں کا پی ٹی آئی میں آنے کا سلسلہ شروع ہوا تو علیم خان نے بھی تحریک انصاف میں شمولیت اختیار کر لی حالانکہ مینار پاکستان میں 30 اکتوبر 2011ء کے جلسے کے اخراجات بلکہ عمران خان کی آمد پر اڑائے جانے والے کبوتر بھی عبدالعلیم خان کے پیسوں سے خریدے گئے۔فراز چوہدری اور شعیب صدیقی اُس جلسے کی نگرانی کرتے جلسے سے ایک دن پہلے بھی پنڈال میں دکھائی دیئے۔پچاس لاکھ روپے نقد اُس وقت لاہور کے صدر میاں

محمود الرشید خود عبدالعلیم خان سے لے کر آئے جس کا کوئی حساب کتاب آج تک نہیں دیا گیا۔ دیگر لوگوں کے برعکس علیم خان نے پارٹی سے مفادات لینے کی بجائے جماعت کو زیادہ فائدہ پہنچایا۔ 2013ء کے عام انتخابات میں حصہ نہ لینے کے باوجود انتخابی مہم اور کامیاب جلسوں کے اہتمام میں بھرپور کردار ادا کیا۔ 2018ء کے انتخابات میں وہ صوبائی اسمبلی کی سیٹ سے منتخب ہو کر صوبائی وزیر بن گئے۔ 6فروری کو نیب نے گرفتار کیا تو اخلاقی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیب کے دفتر سے ہی اپنا استعفا وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوا دیا حالانکہ یہ استعفا گورنر کو جانا چاہیے تھا لیکن شاید وزیر اعلیٰ کو اس کی زیادہ ضرورت تھی۔ ان پر جو کیسز نیب نے بنائے ہیں وہ اس وقت سے ہیں جب ان کے پاس کوئی حکومتی عہدہ نہیں تھا اور مرکز اور پنجاب میں حکومت بھی نون لیگ کی تھی۔ حیرانی اس بات کی ہے کہ اس وقت انکو کسی نے قانون کے کٹہرے میں کھڑا نہیں کیا۔ ان پر بنائے گئے مقدمات میں سے کچھ کیسز کا تعلق تو براہ راست بینکوں سے لین دین کا ہے تو اگر بینک کے ساتھ کوئی گیم کھیلتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ریاستی اداروں کی منشاء یا آشیر باد اس میں شامل نہ ہو لیکن اس سلسلہ میں کسی بینکار کو گرفتار نہیں کیا گیا' اگر ایل ڈی اے سے ہے تو ایل ڈی اے کا بھی کوئی افسر اس میں گرفتار نہیں ہوا اور نہ ہی نیب اُس کے خلاف کوئی ریفرنس بنانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ علیم خان نے کافی مرتبہ عوامی سطح پر یہ چیلنج دیا ہے کہ اگر اس کے خلاف کرپشن کا کوئی ثبوت ہے تو سامنے لائیں تو سیاست چھوڑ دے گا۔ نیب کے ملزم تو وزیر اعظم عمران خان بھی ہیں، پنجاب اسمبلی کے سپیکر چوہدری پرویز الٰہی پر بھی نیب کی تلوار لٹک رہی ہے، میاں شہباز شریف نیب کیسز میں اندر باہر ہو رہے ہیں، آخر کیا وجہ ہے کہ یہ تمام حضرات اپنے عہدوں پر کام کر رہے ہیں مگر علیم خان کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے؟ انتخابات جیتنے کے بعد عام تاثر یہی تھا کہ پنجاب میں کوئی مضبوط سیاسی پس منظر رکھنے والا صاحبِ بصیرت شخص وزیر اعلی لگایا جائے گا تا کہ میاں برادرز کے برسوں سے کھڑے کیے ہوئے ہمالیہ سے ٹکرا سکے لیکن ابھی تک عمران خان کا وسیم اکرم تو کلب لیول کا باؤلر بھی ثابت نہیں ہوا۔ علیم خان کو پنجاب کا وزیر اعلی بنائے جانے کا امکان بہت زیادہ تھا کیونکہ وہ پنجاب اور خصوصاً وسطی پنجاب کی سیاست کو بخوبی سمجھتا تھا اور ہر لحاظ سے عثمان بزدار سے بہتر چوائس تھی مگر شاید پنجاب میں حسب روایت طاقتور وزیر اعلی کی بجائے وزیر آلہ ہی درکار تھا اور اسی خوبی کی وجہ سے عثمان بزدار کو فوقیت دی گئی حالانکہ اس پر 6 انسانوں کے قتل کی دیت ادا کر کے رہائی کا سنگین ترین مقدمہ تھا لیکن پھر سوچا اگر اس ریاستِ مدینہ میں کیش اینڈ کیری پر شراب بیچنے والا پنجاب کا گورنر ہو سکتا ہے' حمزہ شہباز کا سالا پنجاب کا وزیر تعلیم' معروف کرپٹ ہاؤسنگ کا منسٹر' نعیم الحق جیسا شخص پارٹی کا مالک ومختار اور اصغر گجر جیسا شخص جس پر گیس چوری جیسا سنگین مقدمہ درج ہے سالڈ ویسٹ کمپنی کا چیئرمین بن سکتا ہے تو پھر بزدار تو اِن حالات میں رحمتِ خداوندی سے کم نہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ علیم خان کو نیب کی لانڈری سے صاف کر کے عثمان بزدار کی جگہ وزیر اعلی لگایا جائے گا مگر پنجاب کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ مرکز کو ہمیشہ کمزور وزیر اعلی ہی پنجاب میں درکار ہوتا ہے جسکو کنٹرول آسانی سے کیا جا سکتا ہو۔ شہباز شریف کو اس تناظر میں نہ لیا جائے کیونکہ وہ میاں نواز شریف کے بھائی تھے اور یہی وجہ تھی کہ نواز شریف کو پنجاب سے کبھی گرم ہوا مرکز میں محسوس نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت علیم خان کافی مشکل دور سے گزر رہے ہیں آنے والے چند روز میں ان کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ وہ بہت بلندی پر بھی جا سکتے ہیں اور اس بات کا بھی قوی امکان موجود ہے کہ وہ سیاسی منظر نامے سے جہانگیر ترین کی طرح غائب ہی ہو جائیں۔ نیب براہ راست وزیر اعظم کے نیچے کام کرنے والا

ادارہ ہے مگر عمران خان کی طرف سے آج تک علیم خان پر ہاتھ ہولا کرنے کا کوئی سگنل نہیں آیا مگر مصیبت کی اس گھڑی میں ان کے ساتھ وہ عام طبقہ جمع ہے جو عبدالعلیم خان کو بے گناہ اور تحریک انصاف کی پارٹی اسٹیبلشمنٹ کے زیر عتاب سمجھتا ہے۔عمران خان کو اِن حالات میں غور اور تدبر سے کام لینا چاہیے کہ عبدالعلیم خان کے ساتھ گزشتہ دس سالوں میں تحریک انصاف کے جانثاروں کی ایک بڑی تعداد نظریاتی طور پر جڑ چکی ہے جو جاننا چاہتی ہے کہ آخر عبدالعلیم خان کا جرم کیا ہے؟؟؟؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

24-03-2019